www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جناب محمود احمد

تعمیر انسانیت

اس جہانِ رنگ و بو میں کروڑوں نہیں اربوں انسان زندگی بسر کر رہے ہیں ۔ مسلم بھی اور غیر مسلم بھی ، نیک بھی اور بد بھی ، ظالم بھی آباد ہیں اور مظلوم بھی ، جاہل افراد بھی موجود ہیں اور دانش مند بھی ، مگر اس دور میں نیکی کی بجائے بدی کا ، عدل و انصاف کی بجائے ظلم و تشدد کا اور امن و آشتی کی بجائے جہالت و بربریت کا غلبہ ہے ۔ ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی ہے ۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے ۔ بے حیائی اور فحاشی نقطۂ عروج تک پہنچی ہوئی ہے ۔ اقدار مٹ رہی ہیں ، عزتیں لٹ رہی ہیں اور عصمتیں داغدار ہو رہی ہیں ۔ خصوصاً مسلمان قوم آج ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتی چلی جا رہی ہے ۔ دیگر اقوام اسے تر نوالہ سمجھ کر ہڑپ کرنے کا عزم کیے ہوئے ہیں ۔ انسانیت خوابیدہ ہے اسے بیدار کرنے کی ضرورت ہے دل مردہ ہو چکے ہیں ، ان میں زندگی کی لہر دوڑانا ناگزیر ہے ، دل بے شمار بیماریوں کا شکار ہیں ، ان کا علاج ازبس ضروری ہے ۔

دل کو جسم انسانی میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے جو کیفیت دل کی ہوتی ہے اعمال اسی کی ترجمانی کرتے ہیں ۔ دل میں فساد و بربریت ہو تو اعمال سے یقیناً درندگی ٹپکے گی اور اس کے برعکس اگر دل میں امن و آشتی کے جذبات ہوں تو اعمال سے محبت و الفت کے زمزمے پھوٹیں گے اسی لیے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

"اَلَا فِی الْجَسَدِ مُضْغَةٌ اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ ــــــــــــ"

کہ جسم انسانی میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء درست کام کرتے ہیں ۔ جب اس میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو تمام جسم میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

خبردار! وہ گوشت کا ٹکڑا انسانی دل ہے۔

تعمیرِ انسانیت کے لیے سب سے پہلی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ دل میں زندگی پیدا کی جائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ زندہ دلی سے مراد کیا ہے۔ کیا اس دل کو زندہ نہیں کہا جائے گا جو معمول کے مطابق حرکت کرتا ہو اور جو دوسرے اعضاء کو باقاعدگی سے خون پہنچاتا ہو؟ زندہ دل اسی کا نام ہے تو پھر اس کائنات میں کس کا دل مردہ ہے؟

اس سوال کا جواب میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ علامہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے افادات سے دوں گا۔ جس سے یہ چیز کھل کر سامنے آجائے گی کہ زندہ دلی سے مراد کیا ہے؟

وہ تہذیب الایمان میں لکھتے ہیں کہ:۔

"دل تین قسم کے ہیں — قلبِ سلیم[۱] (زندہ دل)، قلبِ میّت[۲] (مردہ دل)، قلبِ مریض[۳] (بیمار دل) ————————"

قلبِ سلیم یعنی زندہ دل کی تعریف انہوں نے ان الفاظ میں کی ہے:۔

اَلَّذِیْ سَلِمَ مِنْ کُلِّ شَھْوَۃٍ تُخَالِفُ اَمْرَ اللّٰہِ وَ نَھْیَہٗ ————————

یعنی زندہ دل وہ ہوتا ہے جو ہر اس خواہش سے پاک ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکمِ امتناعی اور اثباتی کے مخالف ہو۔

مزید براں لکھتے ہیں:۔

فَسَلِمَ مِنْ عُبُوْدِیَّۃِ مَاسِوَاہُ مُخْلِصٌ لِّلّٰہِ فِیْ مَحَبَّتِہٖ وَخَوْفِہٖ وَرَجَائِہٖ وَالتَّوَکُّلِ عَلَیْہِ وَالْاِنَابَۃِ اِلَیْہِ وَاِیْثَارِ مَرْضَاتِہٖ فِیْ کُلِّ حَالٍ وَالتَّبَاعُدِ مِنْ سَخَطِہٖ اِنْ اَحَبَّ اَحَبَّ فِی اللّٰہِ وَاِنْ اَبْغَضَ اَبْغَضَ فِی اللّٰہِ وَاِنْ اَعْطٰی اَعْطٰی لِلّٰہِ وَاِنْ مَّنَعَ مَنَعَ لِلّٰہِ ————————

یعنی زندہ دل وہ ہوتا ہے جو اللہ رب العزت کی بندگی کے سوا ہر کسی کی بندگی سے محفوظ ہو جس میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور ڈر۔ اسی سے امید اور اسی پر بھروسہ پورے اخلاص

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کے ساتھ پایا جائے جو ہر حالت میں اسی کے حضور جھکے، اسی کی رضا کو ترجیح دے۔ جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے دور بھاگے۔ اگر کسی کو پسند کرے تو خدا کے لیے اور اگر ناپسند کرے تو بھی خدا کے لیے۔ اگر کسی کو دینے کا جذبہ پیدا ہو تو اپنے رب کو خوش کرنے کے لیے اور اگر کسی کو نہ دینے کا ارادہ ہو تو بھی اسی کی مرضی کے مطابق۔

علاوہ ازیں زندہ دل میں یہ اوصاف بھی پائے جاتے ہیں مثلاً حیا، پاکیزگی، صبر و تحمل، شجاعت، غیرت خودی، نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت۔

جس دل میں یہ خوبیاں پائی جائیں۔ اس میں ایک نور، ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا دل درحقیقت تجلیاتِ الٰہی کا مرکز ہوتا ہے۔ ایسے دل پر انوارِ الٰہیہ کی بارش ہوتی ہے۔ اس حالت میں یہ محض ایک گوشت کا لوتھڑا نہیں ہوتا بلکہ نورانیت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بن جاتا ہے۔ جس سے محبت و الفت، امن و آشتی، رحمت و رأفت، صبر و تحمل اور ہمت و شجاعت کے بخارات اٹھتے ہیں اور رفعت و سربلندی کے بادل بن کر ہر سو پھیل جاتے ہیں۔ جن سے علم و حکمت اور عقل و دانش کی ایسی بارش ہوتی ہے کہ مردہ دلوں کے لیے حیاتِ نو کا پیام لاتی ہے اور پیاسے دلوں کو سیراب کرتی ہے۔ چنانچہ زندگی کا صحیح معنوں میں لطف اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اپنے سینے میں ایسا دل رکھتا ہے جو مذکورہ بالا خوبیوں سے متصف و مشرف ہو۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے دل کا جائزہ لے اور یہ دیکھے کہ ان میں سے کون کون سی چیز دل میں موجود ہے اور کون کون سی چیز سے دل محروم ہے۔ جو چیز موجود ہے اس کو مستقل بنایا جائے اور جس چیز سے محرومی ہے، اس کو پیدا کیا جائے ورنہ انسانیت کی تعمیر ممکن نہیں۔

آج مسلم قوم کا یہ سب سے بڑا المیہ ہے کہ اس معیار کا صاحبِ دل عنقا ہے۔ ہر سو جہالت و مردہ دلی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جب تک یہ چیز ختم نہیں ہوتی اس قوم کو سرخروئی نصیب نہیں ہو سکتی۔ حافظ ابن قیمؒ نے تو مردہ دل انسانوں کو حقیقی مردوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

وَهٰذَا مِنْ أَحْسَنِ التَّشْبِيْهِ لِأَنَّ أَبْدَانَهُمْ قُبُوْرٌ لِقُلُوْبِهِمْ فَقَدْ مَاتَتْ قُلُوْبُهُمْ وَقُبِرَتْ فِيْ أَبْدَانِهِمْ ـــــــــ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کہ یہ ایک بہترین تشبیہ ہے اس لیے کہ ان کے بدن ان کے دلوں کی قبریں ہیں۔ دل مر گئے ہیں اور انہیں ان کے ابدان میں دفن کر دیا گیا ہے۔

یہاں پر مردہ دلی سے مراد یہ نہیں کہ ان دلوں کی حرکت یا دھڑکن بند ہو گئی ہے بلکہ اس سے مراد وہ دل ہیں جن میں مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز نہ پائی جائے، جن پر جہالت و نحوست کی تہیں جمی ہوں اور جن میں زندگی پیدا کرنا صرف اسی طور ممکن ہے کہ مذکورہ اوصاف ان میں بتدریج پیدا کیے جائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"جس طرح لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے بعینہٖ انسانی دل بھی زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا، یا رسول اللہؐ! دل کو صیقل کرنے یا اسے جلا بخشنے کا طریقہ کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا، اللہ ربّ العزت کا تصور اور ہر آن اس کی یاد دلوں کو جلا بخشتی ہے اور ان میں نورانیت پیدا کرتی ہے —————"

غرضیکہ جو اپنی خوابیدہ انسانیت کو بیدار کرنا چاہتا ہے اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دل کا جائزہ لے اور بتدریج اصلاح کی کوشش کرے ورنہ بصورتِ دیگر انسان اور حیوان میں کوئی بنیادی فرق نہ ہوگا اور ایسا انسان "ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ" ○ اور "اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ" کے زمرے میں آ جائے گا۔

○ تو کیا ہماری تخلیق کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم کھائیں پئیں اور مر جائیں؟

○ کیا اس کائناتِ عظیم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی؟

○ کیا ہمیں کسی ضابطۂ اخلاق کی ضرورت نہیں؟

○ کیا ہم انسان ہیں؟ کیا ہم اشرف المخلوقات ہیں؟

○ کیا ہمیں "خلیفة الارض" بننے کا شرف حاصل ہے؟

○ اگر ہے تو کیوں؟

مسلمانو! ذرا اپنے دلوں کا جائزہ لو۔ دماغوں سے سوچو اور میرے سوالات کا جواب دو۔

○

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ